"نرم گرم"

ابواُسامہ

ٹپے کا تماشا

بھائی صاحب یہ لوگ کیوں اکٹھے ہوئے ہیں......؟
آپ کو نہیں معلوم.......!
نہیں.....
آپ بھی خوب ہیں بلکہ خوب تر ہیں...... اپنے وائیں صاحب تشریف لا رہے ہیں۔
خطاب کرنے.........
نہیں یار نہر کھودنے.......
ہائے اللہ...... وزیر اعلیٰ صاحب نہر کھودیں گے
نہر نہیں تو کیا پہاڑ کھودیں گے......
چوہا نکل آیا تو کیا سوچیں گے.......
پہاڑوں سے تو چشمے بھی پھوٹ نکلتے ہیں.........
تو کیا اکیلے وائیں صاحب نہر کھودیں گے اور لوگ جوش سے تالیاں بجائیں گے.........
تم بھی بدھو ہو...... یار کہا ہے کہ پہلا ٹپا وائیں صاحب لگائیں گے..... پھر ٹپے پہ ٹپا اور نہریں ہی نہریں......... جال بچھ جائے گا ملک میں نہروں کا.......
لیکن یہ تو پرانی نہر ہے.......
یار مغز نہ چاٹو...... ابھی پرانی کو نیا بنائیں گے پھر آگے آگے نئی راہیں تلاش کریں گے جیسے ہماری جمہوریت نت نئی راہیں تلاش کرتی ہے......
تو یہ وائیں صاحب، کمشنر صاحب، ڈپٹی کمشنر صاحب سب ایک ایک ٹپہ کیوں لگائیں گے..... پوری نہر کیوں نہیں کھودیں گے.......
بھئی سمجھنے کی کوشش کرو......... کوئی مشینری ہو۔ اسے پہلے چابی لگا کر سٹارٹ کرتے ہیں اور پھر اس کے سارے کل پرزے کام کرنے لگتے ہیں... اچھا اچھا......... تو اپنے وائیں صاحب کے ہاتھ میں کنی نہیں چابی ہے......... یہ سلف مار کر پیچھے ہٹ جائیں گے اور پھر کھٹا کھٹ ٹپے پہ ٹپہ......... دھڑ رگڑا..... مزہ آ گیا.......
یار یہ حکومت خود کھدائی کیوں نہیں کراتی.......؟
پکڑے جاؤ گے تم......... یہ کام حکومت کے کرنے کا نہیں عوام کے کرنے کا ہے....... جیسے لوگ اپنا اپنا ووٹ

کاسٹ کرتے ہیں ایسے ہی ایک ایک ٹپہ لگائیں گے....... ہزاروں لاکھوں ٹپے........ تم تماشہ دیکھتے جاؤ..... "ٹپے کا تماشا" کوئی مداری آرہا ہے.......

حد ہے یار....... تمہاری عقل میں بات نہ آئی........

ہٹو ہٹو پیچھے ہٹو.......وائیں صاحب آئے ہیں........

یہ لوگ خوفناک ہتھیار لے کر ان کے آگے پیچھے کیوں بھاگ رہے ہیں........

یہ ہتھیار نہیں کیمرے والے ہیں، ٹی وی والے ہیں.......

اچھا اچھا....... قوم کو دکھانے کے لئے کہ عوام کی گاڑی سلف سٹارٹ ہے اسے ابھی دھکے کی ضرورت نہیں........

یار ایک بات تو سمجھ آ گئی ایسے نہریں گہری ہو جائیں گی.......مگر ان میں پانی کہاں سے آئے گا........

پہاڑوں سے.........

نہیں تم جھوٹ کہتے ہو.........

پانی محکمہ نہر کے ایس ڈی او اور ایکسین کے گھر سے آئے گا...... اور وہاں بھی سلف سٹارٹ کے لئے چابی چاہیئے........

ہاں چابی.........مگر کون سی........

سالانہ فصل سے ان کا حصہ......... گندم کی بوریاں، بھوسہ، چنے، دالیں....... جو کاشت ہو گا اس کی چابی.......

اگر یہ چابی نہیں لگاؤ گے تو نہروں میں پانی نہیں آئیگا........وہ افسروں کے گھروں میں رکا رہے گا وہ کھلیانوں کو بوند بوند ترساتے رہیں گے۔ فصلیں سوکھتی رہیں گی....... کاش یہ افسران کبھی خود اونچے تخت سے نیچے اتر کر کھلیانوں میں اتریں....... نہریں کھودیں........ پانی کی چابیاں گھروں میں رکھنے کی بجائے کسانوں کو سونپ دیں اور پھر نہروں اور کھلیانوں کی بہار دیکھیں.........

خالی ٹپے کا تماشا دکھانے سے کھلیانوں میں بہاریں نہیں اترا کرتیں۔

فرمانِ رسول علیہ السلام

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا اُبیؓ بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں قرآن پڑھ کر سناؤں سیدنا ابیؓ ابن کعبؓ نے عرض کیا۔ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ سے میرا نام لے کر فرمایا ہے، آپ نے فرمایا ہاں! اُبیؓ ابن کعبؓ نے عرض کیا، کیا مجھے رب العالمین کی محفل میں یاد کیا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں!

یہ سن کر سیدنا اُبیؓ ابن کعبؓ پر گریہ طاری ہو گیا اور آنسو بہ نکلے۔!

(صحیح بخاری)